بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 24 جون 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں باغیوں کے خلاف ہونے وال مہمات کا ذکر جاری ہے۔ ساتویں مہم جو باغیوں کے خلاف تھی وہ حضرت خالد بن سعید کے سپرد کی گئی تھی۔ حضرت ابو بکر نے آپ کو شام کے سرحدی علاقہ کی طرف بھیجا۔ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں اسلام قبول کیا تھا۔ بعض کے مطابق آپ چوتھے یا پانچوے مسلمان تھے۔ آپ نے اسلام اس خواب کے ذریعہ قبول کیا جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ ایک آگ کے گڑھے کے کنارہ پر کھڑے ہیں۔ آپکا باپ آپ کو اس میں دھکیل رہا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کمر سے پکڑا ہوا ہے تا اس میں گرنے سے بچالیں۔ جب آپنے اس خواب کا ذکر حضرت ابو بکر سے کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ سے بھلائی کا ارادہ کی گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دینا چاہتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ان کی پیروی کر لو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو آگ سے بچائے جاؤ گے جبکہ تمہارا باپ اس آگ میں پڑنے والا ہے۔

چنانچہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ، آپ کس ک طرف بلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی طرف بلاتا ہوں جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہ محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اور یہ کہ تم ان پتھروں کی پوجا چھوڑ دو جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ فائدہ یا نقصان پہنچاسکتے ہیں۔ اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اسلام لانے کے بعد حضرت خالد چھپ گئے۔ آپ کے والد نے آپ کے باقی بھائیوں کو جو مسلمان نہ ہوئے تھے آپ کی تلاش میں بھیجا۔ جب وہ حضرت خالد کو آپ کے باپ کے پاس لائے تو وہ حضرت خالد بن سعید کو برا بھلا کہنے لگا او آپ کو بہت زیادہ مارا۔

آپ کے والد نے کہا کہ تم نے محمد رسول اللہ صلعم کی پیروی کی ہے جبکہ تم دیکھتے ہو کہ اس کی قوم اس کی مخالفت کرتی ہے اور وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت خالد بن سعید نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر چکا ہوں۔ اس پر آپ کے والد نے

کہا کہ اے بیوقوف، میری نظروں سے دور ہو جاؤ اور جہاں چاہو چلے جاؤ۔ میں تمہارا کھانا بند کر دونگا۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ اگر آپ میرا کھانا بند کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے رزق عطا فرمائیگا۔ اس کے بعد آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے لگے۔

تاریخ میں ذکر ہے کہ آپ کا باپ مسلمانوں پر بہت ظلم کرتا تھا۔ ایک بار وہ سخت بیمار ہو گیا۔ اس نے اپنے خدا سے دعا کی کہ اگر مجھے شفا ہو گئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ آیندہ محمد ﷺ کے خدا کی عبادت مکہ میں نہ ہو گی۔ جب حضرت خالد کو علم ہوا تو آپ نے اپنے باپ کے خلاف دعا کی کہ اے اللہ، میرے باپ کو شفا مت دینا۔ چنانچہ وہ اسی بیماری میں فوت ہو گیا۔

آپ کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کر لی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے آخری زمانہ کی جنگوں مثلاً غزوہ طائف، حنین، تبوک وغیرہ میں آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ کو ہمیشہ افسوس رہا کہ جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ آپ نے ایک بار اس غم کا اظہار رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگوں نے ایک بار ہجرت کی جبکہ تمہیں دو بار یہ شرف حاصل ہوا۔ آپ کا نام تبینِ وحی میں بھی شامل تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یمن میں اموال اکٹھا کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ آگئے۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ واپس کیوں آگئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم کے بعد کسی کیلئے کام نہ کرونگا۔ کچھ دیر آپنے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں بھی توقف کیا لیکن پھر بیعت کر لی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو مختلف لشکروں کا امیر بنا کر بھیجا اور انہیں مہمات میں آپ کی شہادت واقع ہوئی۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞